﴿قسط دوم﴾

”پانی کی تقسیم اور آبپاشی کی منصوبہ بندی“ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

لطیف الرحمٰن اسٹنٹ پروفیسر، اسلام آباد ماڈرن کالج

باب پنجم: آبپاشی کے احکام

فصل اول: عام دریاؤں اور نہروں سے حق آبپاشی:

چوتھے باب میں آبپاشی کی تعریف، ضرورت، منصوبہ بندی، ذرائع اور طریقہ کار کے بارے میں بتایا گیا۔ اس باب میں مختلف ذرائع سے آبپاشی کے حقوق بیان کیے جاتے ہیں۔ مثلاً عام دریاؤں اور نہروں سے، ذاتی نہروں سے کنوؤں، تالابوں اور چشموں سے اور برتنوں سے۔ تو آیئے سب سے پہلے عام دریاؤں اور نہروں سے حق آبپاشی پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

عام (غیر مملوکہ) دریاؤں اور نہروں سے ہر شخص کو اپنی زمین سیراب کرنے کا حق ہے۔ وہ دریا سے نہر یا عام نہر سے چھوٹی نہر کھود کر اس میں سے اپنی زمین سیراب کرنے کے لیے پانی لے سکتا ہے۔ بشرطیکہ عام لوگوں کو نقصان نہ ہو۔ شرح مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ان الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔

”لکل واحد ان یسقی اراضیہ من الأنہار غیر مملوکہ ولہ ان یشق جدو لا لسقی الارض وانشاء الطاحون ولکن یشترط ان لا یضر بالعامۃ فاذا فاض الماء واضر الناس او قطع الماء بالکلیۃ اومنع سیر الفلک فانہ یُمنع.(162)

ترجمہ:۔ ہر شخص غیر مملوکہ دریاؤں اور نہروں سے اپنی زمینیں سیراب کرسکتا ہے اور وہاں سے سیرابی کے لیے (جدول) نہر نکال سکتا ہے اور اس پر چکی بھی لگا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ عام لوگوں کو نقصان نہ ہو اور اگر پانی زیادہ ہو کر باہر نکلے اور لوگوں کو نقصان پہنچائے یا نہر نکالنے سے پانی کا بہاؤ منقطع ہوا یا کشتیوں کا چلنا بند ہوا تو اسے منع کیا جائے گا۔ مثلاً سیحون، دجلہ اور فرات وغیرہ کا پانی کسی کی ملکیت نہیں ہے اور اس کے پانی سے آبپاشی کرنا کسی کا ذاتی حق نہیں بلکہ وہ عام انسانوں کا حق ہے۔ علامہ الکاسانی نے اس کی وضاحت یوں کی ہے۔

”ان ماء الانہار العامۃ کمثل السیحون و دجلۃ والفرات ونحوھا فلا ملک لاحد فیھا ولا فی رقبۃ النہر ولذا لیس لا حد حق خاص فیھا ولا فی الشرب بل ہو حق لعامۃ المسلمین، فلکل واحد ان ینتفع بھذہ

النھار بالشفة والسقی وشق النھر منھا الی ارضہ"(163)

ترجمہ:۔بے شک عام دریاؤں اور نہروں مثلاً سیحون، دجلہ اور فرات وغیرہ کا پانی کسی کی ملکیت نہیں ہے نہ بذات خود دریا میں کسی کا ذاتی حق ہے اور نہ ہی اس سے آبپاشی میں، بلکہ وہ تمام مسلمانوں کا حق ہے پس ہر شخص ان دریاؤں سے پینے اور آبپاشی کا فائدہ لے سکتا ہے اور اس سے اپنی زمین تک نہر بنا سکتا ہے۔ یہ نہر اس کی ذاتی ملکیت ہوگی"

ایسے ہی پانی کے بارے میں ابن قدامہ نے بھی لکھا ہے:

"ولکل واحد ان یسقی منھا ما شاء متی شاء وکیف شاء"(164)

ترجمہ:۔اور ہر شخص کا حق ہے کہ وہ اس (پانی) سے آبپاشی کرے جتنا چاہے جب چاہے اور جیسے چاہے۔

جہاں تک اس نہر کی ذاتی حیثیت کا تعلق ہے تو وہ پانی کی ذاتی ملکیت کے باب میں گزر چکی ہے لیکن اس حق کے استعمال سے اگر عام لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے تو اسے روکا جائے گا کیونکہ فقہی قاعدہ ہے کہ "الضرر یزال"(165)

لہذا اگر کسی نے نہر کو نقصان پہنچایا تو اسے منع کیا جائیگا۔

"وان اضر بالنھر فلکل واحد من المسلمین منعہ لما بینا انہ حق لعامة المسلمین واباحة التصرف فی حقھم مشروطة بانتفاء الضرر"(166)

ترجمہ:۔اور اگر بڑی نہر کو نقصان پہنچایا تو تمام مسلمانوں کا حق ہے کہ اسے منع کرے جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ یہ عام مسلمانوں کا حق ہے اور اس حق کا استعمال تب جائز ہے کہ نقصان نہ ہو۔

فصل دوم: ذاتی نہروں سے حق آبپاشی:

اصولی طور پر پانی مباح ہونے کی وجہ سے اسلام میں ذاتی نہروں سے استفادہ کرنے کے لیے خاص احکام ہیں وہ یہ کہ کسی کو نہر کے مالک کی اجازت کے بغیر آبپاشی کا حق حاصل نہیں ہے۔ اور مالک کا یہ حق ہے کہ دوسرے شخص کو اپنی نہر سے آبپاشی کرنے سے روکے لیکن اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ جانوروں اور انسانوں کو پینے سے روکے۔

"لیس لصاحب النھ ان یمنع من الشفہ وھو شرب الناس والدواب ولہ ان یمنع من سقی الزرع والا شجار لان فیہ حقاخاصا"(167)

ترجمہ:۔نہر کے مالک کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ لوگوں یا جانوروں کو پینے سے روکے البتہ فصل اور درختوں کو سیراب کرنے سے روک سکتا ہے کیونکہ اس میں اس کا ذاتی حق ہوتا ہے۔

شرح مجلة الاحکام میں بھی یہی حکم بیان کیا گیا ہے۔

"الانھار المملوکة یعنی المیاہ الداخلة فی المجاری المملوکة حق شربھا لا صحابھا وللعامة فیھا

حق الشفة فقط".(168)

ترجمہ:۔ذاتی نہروں یعنی نہروں میں داخل شدہ پانی میں مالکوں کے لیے حق آبپاشی ہے اور عام لوگوں کے لیے صرف پینے کا حق ہے۔

کیونکہ پانی اصل میں تمام لوگوں کا مشترکہ ہوتا ہے جس کی تفصیل تیسرے باب میں گزر چکی ہے۔اور عرف (رواج) کے لحاظ سے لوگ جانوروں اور انسانوں کو پینے سے منع نہیں کرتے ہیں۔اور فقہی قاعدہ بھی ہے کہ عرف کی حیثیت حکم کی ہوتی ہے۔

"العادة محكمة"(169)

لہٰذا کسی کو یہ حق نہیں کہ ذاتی نہر سے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اپنی زمین سیراب کرے۔ چاہے باعث نقصان ہو یا نہ ہو اور مجبور ہو یا نہ ہو۔اسی مذاہب اربع کا اتفاق ہے(170) لیکن اگر وہ زمین یا فصل اس کی اجازت کے بغیر سیراب بھی کرے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ہاں اگر وہ بار بار ایسا کرتا ہے تو حکومت وقت اسے قید یا کوئی اور سزا دے سکتی ہے۔

"ولكن لا ضمان عليه ان سقى ارضه،او زرعه من غير اذن وان اخذ مرة بعد مرة يؤدبه السلطان بالحبس او الضرب ان رأى ذالك."(171)

ترجمہ:۔لیکن اگر وہ اس کی اجازت کے بغیر زمین کو سیراب کرے تو اس پر تاوان نہیں اور اگر بار بار لیتا ہے تو بادشاہ اسے قید یا مارنے کی سزا دے اگر وہ یہ مناسب سمجھے۔

چونکہ بار بار لینے سے مالک کی دل آزاری ہو کر وہ جھگڑے پر آ سکتا ہے لہٰذا اس سے قبل کہ وہ کوئی اقدام کرے حکومت کو چاہیے کہ وہ مداخلت کر کے اسے سزا دے۔

لیکن اگر کوئی شخص یا جانور پیاس کی حالت میں ہو اور پانی کا مالک اسے پینے یا جانور کو پلانے سے منع کرتا ہے تو اور پانی نہ ہونے کی صورت میں اسے اسلحہ کے زور پر لڑتے ہوئے اتنا پانی لینے کا حق ہے کہ وہ اس سے اپنے آپ یا جانور کو ہلاکت سے بچا سکے۔ جس کی تفصیل باب دوم میں گذر چکی ہے۔

فصل سوم: کنوؤں تالابوں اور چشموں سے حق آبپاشی

کنوؤں۔تالابوں او چشموں کا پانی کسی کی ملکیت نہیں ہے بلکہ وہ عام ملکیت ہے (جیسا کہ باب دوم میں بیان کیا جا چکا ہے) چاہے وہ غیر مملوکہ زمین میں ہو یا مملوکہ زمین میں لیکن مالک کا ان کے پانی میں خاص حق ہوتا ہے ہاں البتہ اگر اسے، برتن میں ڈال کر محفوظ کرے تو وہ اس کی ذاتی ملکیت ہے جس میں کسی دوسرے شخص کا حق نہیں۔لہذا مذکورہ اشیاء کے پانی سے کسی کو پینے یا جانور کو پلانے سے نہیں روک سکتا۔ جہاں تک فصلوں اور درختوں کی سیرابی کا تعلق ہے تو مالک کو یہ حق ہے کہ وہ دوسرے شخص کو فصل کی سیرابی سے روکے کیونکہ دوسرے کو اس کے کنویں، تالاب اور چشمے سے آبپاشی کا حق نہیں ہے۔

"الماء الذی یکون فی الحیاض والأبار و العیون فلیس بملوک لصاحبه بل هو مباح فی نفسه سواء کان فی ارض مباحة او مملوکة لکن له حق خاص فیه لأن الماء فی الاصل خلق مباحا .... ولیس له ان یمنع الناس من الشفة وهو شرب الناس بانفسهم و سقی دوابهم منه لانه مباح لهم "(172)

ترجمہ:۔

وہ پانی جو تالابوں، کنوؤں اور چشموں میں ہوتا ہے تو وہ کسی کی ملکیت نہیں بلکہ وہ بنفسہ مباح (غیر مملوکہ) ہے چاہے وہ کسی کی ذاتی زمین میں ہو یا غیر ذاتی زمین میں یا غیر مملوکہ میں۔لیکن اس پانی میں اس کا خاص حق ہوتا ہے کیونکہ پانی اصل میں مباح پیدا کیا گیا ہے۔۔۔اور اسے لوگوں کو خود پینے یا جانوروں کو پلانے سے روکنے کا حق نہیں ہے کیونکہ وہ ان کے لیے عام ہے۔

کنواں، تالابوں او چشمہ کا ذاتی زمین میں ہونے کی صورت میں مالک زمین دوسرے شخص کو اس میں داخل ہونے سے روک سکتا ہے۔ بشرطیکہ زیادہ مجبوری نہ ہو۔یعنی وہاں قریب اور پانی موجود ہو کیونکہ اس کی زمین میں داخل ہونے سے بلاضرورت اسے نقصان ہوتا ہے۔ہاں اگر ضرورت ہو یا پیاس کی شدت سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور قریب اور پانی نہ ہو تو مالک کو کہا جائے کہ یا تو زمین میں داخل ہونے کی اجازت دے یا خود وہاں سے پینے کے لیے پانی دے تو اگر اجازت نہیں دی اور پانی بھی نہیں دیا تو پھر اسے اسلحہ لے کر لڑتے ہوئے پانی بقدر ضرورت لینے کا حق ہے۔

"اذ کان ذلک فی ارض مملوکة فلصا حبها ان یمنعهم عن الدخول فی ارضه اذالم یضطروا الیه بان وجدوا غیره لان الدخول اضرار به من غیر ضرورة. فله ان یدفع الضرر عن نفسه وان لم یجدو اغیر ه واضطرو او خافو االهلاک یقال له اِماأن تأذن بالدخول ،لهم ان یقاتلو ابالسلاح لیاخذو ا قدر ما یندفع به الهلاک عنهم.(۱۷۳)

ترجمہ:۔اگر یہ مملوکہ زمین میں ہیں تو مالک زمین کو حق ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو اپنی زمین میں داخل ہونے سے روکے جب زیادہ مجبوری کی حالت نہ ہو یعنی انہیں اس کے علاوہ پانی مل سکتا ہے۔کیونکہ زمین میں داخل ہونے سے اسے بلاضرورت نقصان دینا ہے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے آپ سے نقصان ہٹائے۔او اگر انہیں اس کے علاوہ پانی نہیں ملتا ہے اور وہ مجبور ہیں اور ہلاکت کا خوف ہے تو مالک زمین سے کہا جائے کہ یا تو داخل ہونے کی اجازت دو یا خود پانی دو۔اس پر اگر وہ پانی نہ دے اور داخل ہونے سے بھی روکے تو وہ لوگ اسلحہ لے کر لڑتے ہوئے ہلاکت سے بچنے کے لیے پانی لے سکتے ہیں۔

فصل چہارم۔برتنوں کے پانی میں حق آبپاشی

برتنوں کا پانی ان کے مالک کی ملکیت ہوتا ہے اس میں کسی شخص کا حق نہیں ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ پانی اصل میں مباح (غیر مملوکہ) ہوتا ہے لیکن مباح چیز بھی قبضے سے ملکیت بنتی ہے لہذا اس کی فروخت بھی دوسری اشیاء کی طرح جائز ہے۔

کسی کے لیے جائز نہیں کہ مالک کی اجازت کے بغیر پانی لے یا پیے اور اگر کسی کو پیاس کیوجہ سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے اور مالک سے پانی مانگے اور نہ دے کیونکہ اس کے پاس فالتو پانی نہیں ہے تو اس کے لیے مالک کے ساتھ لڑنا جائز نہیں کیونکہ یہ دوسرے کی ہلاکت کے ذریعے اپنے آپ کو ہلاکت سے بچانا ہے۔ جو کہ جائز نہیں اور اگر اس کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ پانی موجود ہو تو پیاسے کو پانی لینے کے لیے اسلحہ لیے بغیر لڑنا جائز ہے۔

"الماء الذی یکون فی الاوانی والظروف فلم یحل لاحد ان یاخذ منه فیشرب من غیر اذنه ولو خاف الهلاک علی نفسه من العطش فسأله فمنعه، فان لم یکن عنده فضل الماء فلیس له ان یقاتله اصلا لان هذا دفع الهلاک عن نفسهِ هلاک غیره لا بقصداهلا له وهذا لا یجوز . وان کان عنده فضل ماء عن حاجة فللممنوع ان یقاتله لیاخذ منه الفضل لکن بما دون السلاح. (174)

ترجمہ:۔ برتنوں میں محفوظ پانی میں لینا کسی شخص کے لیے مالک کی اجازت کے بغیر لینا جائز نہیں ہے اور اگر پیاس سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور وہ منع کرے کیونکہ اس کے پاس ضرورت سے فالتو پانی ہے تو اس کے ساتھ پانی لینے کے لئے لڑنا جائز ہے لیکن اسلحہ کے بغیر۔

لہذا نتیجہ یہی ہوا کہ عام حالت میں اس قسم کی پانی میں سے کسی کو آبپاشی، خود پینے اور جانوروں کو پلانے کا حق نہیں ہے، لیکن اشد ضرورت اور مجبوری کی حالت میں خود پینے یا جانور کو پلانے کا حق ہے کیونکہ فقہی قاعدہ بھی ہے۔

"الضرورات تبیح المحظورات"(175)

شافعیہ اور حنابلۃ کی بھی یہی رائے ہے۔(176)

فصل پنجم: حق آبپاشی کی فروخت، اجارۃ، ھبۃ وصیت اور میراث

مختلف قسم کے پانی میں آبپاشی کے حقوق کی وضاحت کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ اس حق کی فروخت، اجارہ، ھبۃ، وصیت اور میراث کے کیا احکام ہیں۔ تو آیئے سب سے پہلے حق آبپاشی کی فروخت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(ا) حق آبپاشی کی فروخت:

احناف کے نزدیک صرف حق آبپاشی کی فروخت جائز نہیں۔ کیونکہ یہ حق ہے اور حقوق کی علیحدہ طور پر خرید وفروخت نہیں کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ یا تو اس میں لاعلمی یا (غرر) ہوتا ہے اور یا مال متقوم نہیں۔ صاحب ھدایۃ نے حق آبپاشی کی فروخت، ھبۃ، صدقۃ اور وصیت کے بارے میں یوں بیان کیا ہے۔

"لا تجوز هذهِ العقود اما للجهالة اوللغرر اولا نه لیس بمال متقوم "(177)

"لا یجوز بیعه منفردا....ولوباع الارض مع الشرب جاز تبعاالارض(178)

ترجمہ: اس کا بیع انفرادی طور پر جائز نہیں۔۔۔۔اور اگر زمین کوحق آبپاشی سمیت فروخت کیا تو جائز ہے۔

زمین کی فروخت کے ساتھ آبپاشی کا حق شامل نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ وضاحت ضروری ہے کہ وہ زمین حق آبپاشی ست فروخت کرتا ہے یا ایسا اور جملہ کہے جو اس پر دلالت کرے مثلاً یہ کہے کہ میں نے زمین بمع حقوق یا اس کے ساتھ تھوڑا بہت جو کچھ ہے بیچ دی اور اگر یہ ذکر نہیں کیا تو حق آبپاشی شامل نہیں ہوگا۔

"ولا یذخل الشرب فی بیع الارض الا بالتسمیة صریحاً او بذکر ما یدل علیه"(179)

ترجمہ:۔اور زمین کی فروخت میں حق آبپاشی اس وقت تک شامل نہیں جب تک واضح طور پر اس کا نام نہ لیا جائے یا ایسا ذکر نہ کیا جائے جو اس پر دلالت کرے۔

حق آبپاشی کا اجارۃ:

فروخت کی طرح حق آبپاشی کا اجارۃ بھی علیحدہ طور پر جائز نہیں ہے۔لیکن زمین کے اجارۃ کے ساتھ حق آبپاشی کا اجارۃ جائز ہے۔ بلکہ اگر زمین کے اجارۃ کے ساتھ حق آبپاشی کا ذکر نہیں کیا پھر بھی وہ شامل ہوگا کیونکہ اجارۃ عوض پر منافع کی تملیک ہے اور زمین سے انتفاع حق آبپاشی کے بغیر ممکن نہیں ہے لہٰذا زمین کے اجارۃ کے ساتھ ہی حق آبپاشی دلالۃ شامل ہو جاتا ہے۔

"ولـذالا تـجوز اجارتـه مـفـردا لان الـحـقوق لا تحتمل الاجارة علی الانفراد کما لا تحتمل البیع ولـواستـاجـر الارض مـع الشـرب جـاز تبـعـا لـلارض.... ولـواستاجرارضاولم یذکر الشرب والمسیل اصلا فـالـقیاس ان لا یکون الشرب والمسیل کما فی البیع وفی الاستحسان کا نا لهوویدخلان تحت اجارة الارض مـن غیـر تـسـمیة نـصـالـو جودها دلالة لان الاجارة تملیک المنفعة بعوض ولا یمکن الانتفاع بالارض بدون الشرب فیصیر النشوب مذکورابذکرالارض دلالة بخلاف البیع(180)

ترجمہ:۔اور اسی طرح انفرادی طور پر اس کا اجارۃ جائز نہیں ہے کیونکہ حقوق میں بیع جیسے اجارۃ بھی انفرادی طور پر نہیں ہوسکتا ہے۔

اور اگر زمین کا اجارۃ حق آبپاشی سمیت کیا تو جائز ہے۔اور اگر زمین کا اجارہ حق آبپاشی اور مسیل کا نام لیے بغیر کیا تو حق آبپاشی اور مسیل قیاساً شامل نہیں ہوں گے لیکن استحساناً زمین کے اجارۃ میں شامل ہوں گے کیونکہ اجارۃ منفعت کی عوض پر تملیک ہے اور حق آبپاشی کے بغیر نفع لینا ناممکن ہے پس یہ صرف زمین کے اجارۃ کے ساتھ دلالۃ شامل ہوتا ہے۔

حق آبپاشی کا ھبہ اور صدقہ:

حق آبپاشی کا ھبہ اور صدقہ بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بھی درج بالا عقود جیسے تملیک ہے اور تملیک حقوق مفردہ میں نہیں ہو سکتی۔

"ولذالا تجوز هبة، والتصدق به لان كل واحد منهما تمليک والحقوق المفرده لا تحتمل التمليک". (181)

ترجمہ:۔اور اسی طرح اس کا ھبہ اور صدقہ بھی جائز نہیں کیونکہ ان دونوں مین تملیک ہے اور حقوق مفردہ میں تملیک نہیں ہوتی ہے۔

حق آبپاشی کی وصیت:۔

حق آبپاشی کی وصیت کرنے والے (موصی) کی وفات کے بعد وصیت کی تہائی حصے پر عمل کیا جائے گا۔

"لو اوصى لرجل ان يسقى ارضه مدة معلومة من شربه جازت الوصية تعتبر من الثلث(182)

ترجمہ:۔اگر کسی نے دوسرے شخص کے لیے وصیت کی کہ اس کے حق آبپاشی میں سے اس کی زمین سیراب کی جائے تو وصیت جائز ہے اور اس پر اس کے تہائی حصے مین سے تعمیل ہوگی۔

اگرچہ یہ بھی تملیک ہے لیکن یہ تملیک بعد موصی کی وفات کے بعد ہے تو اس کی حیثیت میراث جیسے ہو جاتی ہے(183)

لیکن اگر وہ شخص جس کے لیے وصیت کی جائے فوت ہو جائے تو وصیت باطل ہو جائے گی۔

"وان مات الذى له الوصيةبطلت وصية فى الشرب.(184)

ترجمہ:۔اور اگر وہ شخص جس کے لیے وصیت کی جائے وفات پا جائے تو حق آبپاشی میں اس کے لیے وصیت باطل ہو جائے گی۔

حق آبپاشی کی میراث:

ابھی یہ بات واضح ہوگئی کہ وصیت پر (موصی) وصیت کرنے والے کی موت کے بعد وصیت کردہ حق آبپاشی میں سے ایک تہائی پر عمل کیا جائے گا اور موصی لہ کی وفات کے ساتھ ساتھ وصیت باطل ہو جائے گی تا کہ موصی لہ کے ورثاء کی میراث نہ بن جائے اور موصی کے اپنے ورثاء متاثر نہ ہو جائیں۔اور حق آبپاشی کے دعوی کے متعلق کہا گیا ہے کہ اسے استحسانا قبول کیا جائے گا اور جب وہ گواہ لائے تو اس کے حق میں فیصلہ بھی کیا جائے کیونکہ یہ ایک مرغوب حق ہے اور اس سے فائدہ بھی لیا جاتا ہے اور میراث اور وصیت میں انسان کا اس میں زمین سے علیحدہ طور پر استحقاق بھی بنتا ہے۔

"لِأن الشرب مرغوب فيه و منتفعٌ به وقد يكون الاستحقاق فيه لانسان منفرداً من الارض بالميراث

والوصیة.(185)

ترجمہ:۔کیونکہ حق آبپاشی ایک پسندیدہ حق ہے اور اس سے فائدہ لیا جاتا ہے اور اس میں میراث اور وصیت کے ذریعے انسان کا انفرادی طور پر استحقاق بھی بنتا ہے۔

لہذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حق آبپاشی کسی کی موت پر ورثاء میں تقسیم ہوگا

ابن حزم کے نزدیک بھی حق آبپاشی کی فروخت وغیرہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بیع المجھول ہے۔ان کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے۔

"أنزل من السماء ماء فسلکہ ینابیع فی الارض ".(186)

ترجمہ:۔وہ کہتے ہیں کہ اس مین غرر ہے اور یہ معلوم نہیں کہ آسمان سے نازل ہونے والا پانی آسمان میں بھی موجود ہے کہ نہیں پس یہ باطل طریقے سے مال کھانے کے برابر ہے۔اس کے علاوہ یہ دور کے خروق ومنافس سے چشمے،نہر اور کنویں میں آتا ہے جو کہ مالک کی ملک میں نہیں ہوتے ہیں۔

لیکن علامہ ظفر احمد عثمانی نے اعلاء السنن میں جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

کہ اس کی بیع جائز ہے کیونکہ اللہ تعالی نے تو یہ بھی فرمایا ہے۔

"و فی السماء رزقکم وما توعدون "(187)

تو اس آیات کی رو سے میسرہ کی بیع بھی بطل ہونا چاہیے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ اس کا رزق آسمان میں ہے یا نہیں لیکن ابن حزم اسے جائز قرار دیتے ہیں۔بیع السلم بھی باطل ہونا چاہیے۔

لیکن اس کے جواز پر بھی اجماع ہو چکا ہے اسی طرح باغ کی بیع بھی باطل ہونا چاہیے کیونکہ اس میں بعض پھل پک چکے ہوتے ہیں بعض نہیں لیکن وہاں پر ایک دانے کی پکائی کا دوسروں پر اطلاق ہوتا ہے۔

تو پانی کے متعلق یہ دلیل کیوں نہیں اپنائی جاتی کہ جاری پانی کا آنے والے پانی پر اطلاق کیا جاتا ہے۔کیونکہ امور تمام اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور صرف ظاہری اسباب ہمارے ہاتھ میں ہیں۔لہذا اس وقت نہر وغیرہ میں پانی بظاہر جاری رہتا ہے تو باقی آنے والا پانی اس پر قیاس کیا جائے گا اور اس سے کوئی غرر نہیں ہے۔(188) اس ساری بحث سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ احناف کے نزدیک چونکہ حق آبپاشی حقوق میں سے ہے اور انفرادی طور پر حقوق کی تملیک نہیں ہوسکتی ہے لہذا حق آبپاشی کی فروخت،اجارۃ،ھبۃ اور صدقہ جائز نہیں ہے کیونکہ ان عقود میں بھی تملیک کا عنصر ہے۔جہاں تک وصیت کا تعلق ہے تو اس پر موصی کی وفات کے بعد اس کے ایک تہائی حصے پر عمل کیا جائے گا لیکن موصی لہ کی وفات پر وہ وصیت باطل ہو جائے گی اسی طرح حق آبپاشی مالک کی وفات کے بعد قابل میراث بھی ہے۔ظاہر یہ کے نزدیک اس کے بیع میں غرر ہے لہذا اس کا بیع ناجائز ہے۔جبکہ علامہ ظفر احمد عثمانیؒ کے نزدیک جائز ہے۔

حاصل بحث:

اس باب میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ عام دریاؤں اور نہروں سے ہر شخص کو آبپاشی کرنے کا حق حاصل ہے بشرطیکہ دوسرے لوگ متاثر نہ ہوں۔ جبکہ ذاتی نہروں، کنوؤں، تالابوں اور چشموں سے مالک کی اجازت کے بغیر کسی کو سیرابی کا حق نہیں ہے جہاں تک حق آبپاشی کی فروخت، اجارۃ، ھبۃ اور صدقہ کا تعلق ہے تو احناف کے نزدیک زمین سے علیحدہ طور پر یہ عقود جائز نہیں ہیں البتہ حق آبپاشی کی وصیت پر موصی کی وفات کے بعد تہائی حصے پر عمل کیا جائیگا اور کسی کی موت پر اس کا حق آبپاشی ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

آبپاشی کے احکام بیان کرنے کے بعد اگلے باب میں پانی کی تقسیم کے تنازعات اور ان کے فیصلوں کے اصول بیان کیے جائیں گے۔

باب ششم:۔

مختلف قسم کے پانی سے حق آبپاشی، اس کی فروخت، اجارۃ، ھبۃ، صدقہ، وصیت اور میراث کے احکام کی وضاحت کے بعد اس کے متعلق تنازعات اور فیصلوں کے احکام بیان کیے جاتے ہیں مثلاً حق تقدیم وتاثیر کا تنازعہ، حق مجری کا تنازعہ اور بند سے پانی کی تقسیم وغیرہ تو آیئے سب سے پہلے حق آبپاشی کی تقدیم وتاخیر کا تنازعہ اور اس کے فیصلے کے اصول کا ذکر کیا جاتا ہے۔

فصل اول: حق آبپاشی کی تقدیم وتاخیر کا تنازعہ اور اس کا حل

اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ پہلے بالائی زمین والے کا حق ہے کہ وہ اپنی زمین سیراب کرے کیونکہ پہلے وہیں سے پانی آتا ہے اور وہ زمین اس کے قریب ہوتی ہے۔ پھر زیریں زمین والے کے لیے چھوڑ دیا و راس ترتیب سے باری باری سیراب کریں۔ اس قسم کا تنازعہ حضور ﷺ کے زمانے میں وادی مہزور اور مذینب کے پانی کے متعلق پیش ہوا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا۔

"یمسک حتیٰ الکعبین ثم یرسل الأعلی علی الأسفل".(190)

ترجمہ:۔ پانی کو روکا جائے یہاں تک کہ ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر بالائی زمین والا نیچے والے کے لیے چھوڑ دے۔

یعنی بالائی زمین والا اس وقت تک اپنی زمین سیراب کرنے کا مستحق ہے کہ اس کی زمین میں پانی اتنا کھڑا ہو جائے کہ ٹخنوں تک پہنچ جائے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ایک انصاری اور حضرت زبیرؓ کے درمیان پانی کا تنازعہ دیوار کی جڑ تک پانی روکنے کا فیصلہ فرمایا (191)

اسی طرح ایک اور موقع پر کھجوروں کی سیرابی کا فیصلہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے اوپر والے کو پہلے سیرابی کا حق دیا اور ٹخنوں تک پانی روکنے کے لیے فرمایا۔

تو سیرابی کا حق پہلے بالائی زمین والے کا بنتا ہے پھر نیچے والے کا اور اگر بالائی زمین والے سیرابی کرتے ہوئے پانی ختم بھی ہو جائے تو نیچے والوں کا کوئی حق نہیں ہے۔

"فان لم يفضل من الأول او عمن يليه شيء فلا شيء للباقي." (192)

ترجمہ:۔ پس اگر پہلے یا اس کے بعد والے سے کچھ نہیں بچا تو باقی کے لیے کوئی حق نہیں۔ لیکن شافعیۃ کے نزدیک یہ ترتیب اس حالت میں ہے جب نہر سے شروع میں آبپاشی ایک وقت میں ہوئی ہو یا یہ نامعلوم ہو کہ سب سے پہلے کس نے اس پانی کو اپنی زمین کی سیرابی کے لیے استعمال کیا ہے لیکن جب یہ ترتیب معلوم ہو تو پہلے وہی سیراب کرے گا جس نے شروع مین سب سے پہلے اس پانی کو استعمال کیا ہو پھر اس کے دوسرے نمبر پر اور اسی ترتیب سے سیرابی کریں گے، اور نہر کے قریب ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور اگر نہر سے فاصلہ بھی برابر ہو اور یہ ترتیب بھی نامعلوم ہو تو قرعہ اندازی کی جائے گی۔ نہایۃ المحتاج میں اسے یوں بیان کیا گیا ہے۔

"هذا كله احيوا معا او جهل الحال . امالو كان الا سفل أسبق احياء فهو المقدم بل له منع من اراد احياء اقرب منه الى النهر وسقيه منه عندالضيق ....ولا عبرة حينئذ بالقرب من النهر . وعلم من ذالک ان مرادهم بالأعلى المحيى قبل الثانى وهكذا لا الاقرب الى النهر ....ولواستوت ارضون فى القرب وجهل المحيى اوّلاً اقرع للتقدم."(193)

ترجمہ:۔ یہ سارا اس وقت ہے جب انہوں نے ایک وقت میں سب سے پہلے آبپاشی کی ہو یا یہ نامعلوم ہو۔ لیکن اگر زیریں زمین والا بھی اس پانی سے آبپاشی کرنے والا ہو تو وہ پہلے سیرابی کرے گا۔ بلکہ وہ پانی کی کمی کی صورت میں دوسرے کو منع بھی کر سکتا ہے کہ وہ سیرابی نہ کرے۔۔۔۔ تو یہاں نہر کے نزدیک ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ ان کا مطلب اعلیٰ سے پہلے آبپاشی کرنے والے ہے نہ کہ نہر کے قریب والا۔۔۔۔ اور اگر فاصلہ برابر رہا اور پہلا آبپاشی کرنے والا بھی نامعلوم ہو تو قرعہ اندازی کی جائے گی۔

لیکن مقدار کے لحاظ سے حضور ﷺ کا یہ فیصلہ ہر علاقے، ہر فصل اور ہر زمانے کے لیے نہیں۔ بلکہ ضرورت کے اعتبار سے مختلف ہو سکتا ہے اختلاف کی پانچ صورتیں الماوردی نے اپنی کتاب الاحکام السلطانیۃ میں یوں بیان فرمائی ہیں۔

"و قد يختلف من خمسة اوجه، احدها باختلاف الارضين،فمنها ما يرتوى باليسير و منها ما لا يرتوى الالكثير و الثانى باختلاف ما فيها جان الزرع من الشرب والنحل والاشجار قدراًو الثالث باختلاف الصيف والشتاء والرابع باختلافها فى وقت الزرع و قبله ، والخامس باختلاف حال الماء فى بقاء وانقطاعه"(

(194

ترجمہ:۔ یہ اختلاف پانچ وجوہات سے ہوسکتا ہے، ایک یہ کہ زمین مختلف ہو کیونکہ بعض زمین کم پانی لیتی ہے اور بعض زیادہ دوسرا یہ فصل مختلف ہو کیونکہ بعض فصل کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کو کم اور تیسرا یہ کہ گرمی اور سردی میں پانی کی مختلف مقدار کی ضرورت ہوتی ہے چوتھا یہ کہ سیرابی فصل کے وقت ہورہی ہے یا اس سے پہلے اور پانچواں یہ کہ پانی کی حالت کیا ہے۔ دائمی ہے یا وقتی کیونکہ وقتی کو آئندہ ضرورت کے لیے جمع کرنا ہوتا ہے لہذا اس اختلاف کے مدنظر پانی کی مقدار کم یا زیادہ کی جاسکتی ہے۔

فصل دوم: حق مجری اور مسیل کا تنازعہ اور اس کا اصول:

مجری کا لغوی معنوی مجری ''جری'' ''یجری'' ''جریا'' سے ہے جو کہ اسم ظرف ہے جس کا معنی ہے وہ جگہ جس میں پانی بہتا ہو' اور حق مجری اس جگہ پر حق کو کہتے ہیں جس میں پانی بہتا ہے۔(195)

حق مجری کا اصطلاحی معنی:

اگر چہ فقہ کی قدیم کتابوں میں حق مجری کی اصطلاحی تعریف نہیں دی گئی ہے لیکن وہاں پر درج نصوص سے یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ یہ اس جگہ پر حق کو کہتے ہیں جس میں قابل استعمال یعنی پینے اور آبپاشی کے قابل پانی بہتا ہو(196)

استاد علی الخفیف نے اس کی یوں تعریف کی ہے۔

"ھو حق اجراء الماء المستحق شربا وامرارہ فی ارض الی اخری"

ترجمہ:۔ وہ آبپاشی کے پانی کے بہاؤ یا ایک زمین میں دوسری زمین تک گزرنے کا حق ہے۔

مسیل ''سال'' ''یسیل'' سے ہے یہ وہ جگہ ہے جس میں پانی بہتا ہو اور حق مسیل اس جگہ پر حق ہے جس میں پانی بہتا ہو۔(197)

حق مسیل کا اصطلاحی معنی:۔

حق مجری کی طرح اس کی بھی فقہ کی قدیم کتابوں مین باقاعدہ تعریف نہیں دی گئی ہے لیکن اس کا استعمال اس جگہ پر حق کے لیے ہوا ہے جس میں زمین یا گھر یا کارخانے سے زائد پانی بہتا ہو۔(198) ان تعریفات کی بنیاد پر مجری اور مسیل میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر آبپاشی اور آبنوشی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور موخر الذکر''مسیل'' نکاس کے لیے۔ معنی کی وضاحت کے بعد یہاں دوسرے شخص کی زمین پر حق مجری کے متعلق اسلامی احکام بیان کیے جاتے ہیں۔

اگر کسی شخص کی دوسرے شخص کی زمین میں پہلے سے جاری نہر ہو اور زمین کا مالک چاہے کہ وہ نہر وہاں سے نہ گزرے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ نہر کو روکے۔ کیونکہ یہ اس کا حق ہے۔

امام ابو یوسف نے اپنی کتاب ''الخراج'' میں اسے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

''لو ان رجلا له نهر فی ارض یجری فارادرب الارض ان لا یجری النهر فی ارضه فلیس له ذالک اذ کان جاریا فیها جعلته علی حاله جاریا فیها کما هو لا نه فی یدیه علی ذلک وان لم یکن فی یدیه ولم لکن جاریا سالته البینته ان هذا النهرله ،فان جاء ببینته قضیت له به وان لم یکن له البینته علی اصول النهر وجاء ببینته علی انه قد کان مجریا فی هذا النهر یسوق الماء فیه الی ارضه حتی یسقها اجزت له ،ذلک وکان له النهر وحریمه و من جانبیه لکریه فاذا ارادان یعالج نهره لکریه ویصلحه ، فمنعه ،صاحب الارض لم یکن منعه من ذلک (199)

ترجمہ:۔اگر کسی شخص کو دوسرے شخص کی زمین میں پہلے سے جاری نہر ہے اور زمین کے مالک نے چاہا کہ وہ نہر نہیں گزرنے دیتا ہے تو یہ اس کے لیے جائز نہیں۔ بلکہ اسے اسی حالت پر جاری رکھی جائے گی کیونکہ یہ اس کے قبضے میں ہے اور اگر اس وقت قبضے میں نہ ہو تو نہر والے سے گواہی طلب کی جائے گی کہ وہ نہر اس کی ہے۔اگر وہ گواہی لائے تو اس کے حق مین فیصلہ کیا جائے گا۔اور اگر یہ گواہی نہ لائے کہ اصل میں نہر اس کی ہے بلکہ یہ گواہی لائے کہ وہ اس نہر سے اپنی زمین تک پانی لاتا تھا پھر بھی نہر اس کی ہوگی اور دونوں جانب حریم بھی۔اور جب وہ اپنی نہر کی مرمت یا صفائی وغیرہ کرنا چاہے تو مالک زمین کو اس روکنے کا حق نہیں ہے۔

مجلۃ الاحکام العدلیہ میں بھی یہی بتایا گیا ہے کہ قدیم چیزوں کو اسی حال پر باقی رکھی جائے گی۔ بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔

''تترک الا شیاء علی وجهها القدیم الذی کانت علیه لأن الیشئی القدیم یبقی علی حاله ولا یتغیر الا ان یقوم الدلیل علی خلافه اما القدیم المخالف للشرع فلا اعتبارله''(200)

اشیاء کو اپنی پرانی حالت پر چھوڑا جاتا ہے کیونکہ پرانی چیزیں اپنی حالت پر باقی رہتی ہے اور اس وقت تک نہیں بدلتی جب تک اس کے برعکس کوئی دلیل نہ ہو جہاں تک اس پرانی چیز کا تعلق ہے جو خلاف شریعت ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں لہذا حق مجری کو اپنی قدیم حالت پر بحال رکھا جاتا ہے۔لیکن اگر پہلے سے کسی کی نہر نہیں ہے بلکہ اب دوسرے شخص کی زمین میں گزارنا چاہتا ہے تو بعض علماء (امام احمد بن حنبل اور امام مالک کی ایک رائے) کے مطابق زمین کے مالک کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی زمین میں سے پانی گزرنے دے کیونکہ ساتھ والے شخص کو اس کی ضرورت ہے اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے اسے نقصان کا اندیشہ ہے۔(201) ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے ضحاک بن خلیفہ اور محمد بن سلمہ کے درمیان تنازعہ فیصلہ کرتے وقت حکم دیا تھا کہ اسے محمد بن سلمہ کی زمین میں سے نہر گزرنے دی جائے (202)

اس کے علاوہ حضورﷺ نے ایک دوسرے کو نقصان دینے سے منع فرمایا ہے۔(203)

اور فقہی قاعدہ بھی یہی ہے۔(204)

بعض فقہاء (ابوحنیفہؒ امام مالکؒ کی دوسرے روایت) کے مطابق دوسرے شخص کی زمین میں سے اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر نہر گزارنا جائز نہیں ہے بلکہ اسے منع کرنے کا حق ہے اور اگر اس کے عمل سے زمین کو نقصان ہوا تو وہ اس نقصان کا تاوان ادا کرے گا۔

"ولو ان رجلا احتفر بئر او نهرا او قناة فى ارض لرجل بغير اذنه فله ان يمنعه من ذلك وان ياخذه بطم ما احدث من الحفر فى ارضه فان كان ذلك اضر بار ضه ضمن قيمة الفسادو هو ما نقص من ارضه بالحضر "(205)

ترجمہ:۔اور اگر کسی شخص نے دوسرے شخص کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کنواں، نہر یا نالہ کھودا تو وہ اسے منع کر سکتا ہے اور کھدائی سے جو نقصان پہنچا تو اس کا بھی وہی ذمہ دار ہوگا۔

اگر کسی شخص کی اپنی زمین میں ذاتی نہر ہو جس سے وہ اپنی زمین سیراب کرتا ہے اور اس نہر میں سے پانی بہہ کر دوسرے پڑوسی کی زمین میں جا کر اسے نقصان پہنچائے تو نہر کا مالک نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا کیونکہ وہ اپنی ملکیت میں تصرف کر رہا تھا۔لیکن اگر یہ معلوم ہو جائے کہ نہر کے مالک نے دوسرے شخص کی زمین کو نقصان پہنچانے کی نیت سے پانی کھولا ہے تو اسے اس نقصان سے روک دیا جائے گا۔(206)

الماوردی نے اسے یوں بیان کیا ہے.

"فلو سقى رجل أرضه او فجر ها فسال من مائها الى ارض جاره فغر قها لم يضمن لانه، تصرف فى ملكه مباح، فان اجتمع فى ذلك الماء سمك كان الثانى احق بصيده من الاول لانه فى ملكه"(207)

ترجمہ:۔اگر کوئی شخص اپنی زمین کو سیراب کرے اور پانی بہہ کر ہمسائے کی زمین کو غرق کر دے تو یہ ضامن نہیں کیونکہ اپنی ملکیت میں مباح تصرف کر رہا تھا۔اگر اس غرق شدہ زمین میں مچھلیاں پیدا ہو جائیں تو شکار کا حق دوسرے شخص کو ہے کیونکہ یہ اس کی ملکیت میں ہیں۔

فصل سوم:۔بند سے پانی کی تقسیم کا مسئلہ:۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق بند میں مختلف ذرائع سے پانی جمع کرنا اور اس سے ضرورت کے مطابق نہریں نکال کر مختلف علاقوں تک پہنچانا جائز ہے۔یہ اصول قرآن مجید میں بیان کیے گئے سد مارب سے اخذ کیا جاتا ہے جس کی تفصیل تو آبپاشی کے باب میں گزر چکی ہے۔لیکن یہاں صرف اس پہلو پر روشنی ڈالی جائے گی کہ اس بند سے (ڈیم) سے پانی کس طریقہ سے تقسیم کیا جاتا تھا۔

یہ بند ملک یمن کے دارالحکومت صنعاء سے تین منزل کے فاصلے پر واقع شہر "مارب" میں اس طرز پر تعمیر کیا گیا تھا کہ وہاں پر وہ

پہاڑوں کے درمیان پانی آ کر جمع ہوتا تھا اس کے علاوہ وہاں وادیوں اور بارش کے نالوں کا پانی بھی جمع ہوتا تھا۔اس بند میں اوپر نیچے پانی نکالنے کے لیے تین دروازے رکھے گئے تھے۔جن میں سے پہلے اوپر کا دروازہ کھول کر اس سے پانی لیا جاتا تھا۔وہ ختم ہونے کے بعد دوسرا دروازے سے اور اس کے بعد تیسرا دروازہ کھول کر وہاں سے پانی لیا جاتا (208)

بند کے نیچے ایک بہت بڑا تالاب تعمیر کیا گیا تھا جس میں پانی کے بارہ راستے بنا کر بارہ نہریں شہر کے مختلف اطراف میں پہنچائی گئی تھیں اور اس نہروں میں یکساں پانی چلتا اور شہر کی ضرورت میں کام آتا تھا۔اس پانی سے سیراب ہونے والے شہر کے دائیں بائیں اطراف پر دو پہاڑوں کے کناروں پر واقع باغات کو قرآن مجید نے ''جنتان'' یعنی دو باغوں سے تعبیر کیا ہے۔(209)

لہٰذا اس بند (ڈیم) کی تعمیر اور اس سے پانی کی تقسیم کے طریقہ کار سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ اسلام میں اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے بارش، وادیوں اور نالوں میں برف پگھلنے سے آنے والا پانی جمع کرنا جائز ہے۔جہاں سے علاقوں کی ضروریات کے مطابق نہریں بنا کر پانی لیا جائے۔یا حکومت وقت مختلف علاقوں کی ضرورت کو دیکھ کر وہاں تک نہروں کے ذریعے پانی پہنچائے۔لیکن اگر پانی کم ہو اور ضرورت زیادہ ہو تو جو علاقے بند کے نزدیک ہوں وہاں تک پہلے نہر پہنچائی جائے اور دور والے علاقے کو بعد میں۔جس پر حضورﷺ کے فیصلے دلالت کرتے ہیں جن کی تفصیل گزر چکی ہے۔

حاصل بحث:۔

اس باب میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ آبپاشی کا حق پہلے اس شخص کو حاصل ہے جس کی زمین پہلے واقع ہے یا وہ پہلے سے سیراب کرتا رہا ہے۔بعد میں دوسروں کا حق ہے۔حق مجری کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر کسی شخص کی نہر پہلے سے دوسرے شخص کی زمین میں موجود ہے تو اسی طرح جاری رہے گی اور مالک زمین اسے نہیں روک سکتا البتہ نئی نہر گزارنے کے متعلق دو آراء ہیں ایک رائے کے مطابق مالک زمین کی مرضی کے بغیر نہر گزاری جاسکتی ہے اور دوسری رائے کے مطابق نہیں۔

جہاں تک بند سے پانی کی تقسیم کا تعلق ہے تو اس سے نہریں نکال کر مختلف علاقوں کو سیراب کیا جائے۔اور پانی کی کمی کی صورت میں نزدیک کے علاقوں کو سیراب کیا جائے۔

اگلے باب میں پاکستان میں پانی کی تقسیم کا جائزہ تجزیہ اور تجاویز کا ذکر کیا جائیگا۔

باب ہفتم

فصل اول: جائزہ

پانی کی تقسیم اور آبپاشی کے اسلامی احکام بیان کرنے کے بعد پاکستان میں پانی کی تقسیم اور اس سے آبپاشی کا جائزہ لیا جاتا ہے تا کہ اس کا تجزیہ کر کے اسلامی احکامات کی روشنی میں تجاویز دی جاسکیں۔تو آیئے سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ پاکستان کے

اندر موجود یا باہر سے آنے والے دریا کون کون سے ہیں؟ کہاں سے آتے ہیں؟ کون کون سے علاقوں سے گزرتے ہیں کہاں کہاں ان سے نہریں نکالی گئی ہیں اور کون کون سے ڈیم بیراج اور بند بنائے گئے ہیں۔

(ا) دریائے سندھ:

یہ دریا تبت (چین) میں ہمالیہ سلسلے کے شمال میں واقع منسرور (Mansarwar) جھیل کے نزدیک اوسط سطح سمندر سے تقریباً 18000 فٹ کی بلندی پر ''سنگ کہد'' (Singikahad) نامی چشمے سے وجود میں آکر پہلے سطح مرتفع پر سے گزر کر تیزی سے نیچے گرتا ہے پھر شمال مغرب کی جانب جا کر اس میں بے شمار گلیشیر کے نالوں کا پانی آجاتا ہیں جو آگے دنیا کے سب سے بڑے پہاڑی سلسلے ''قراقرم'' اور ہمالیہ کے درمیان گزرتا ہے پھر کشمیر میں یہ اقوام متحدہ کی جنگ بندی لائن (Cease fire line) کو پار کرتے ہوئے پاکستان میں بلتستان کے علاقے میں داخل ہو جاتا ہے جہاں سے وہ پاکستانی دریا بن جاتا ہے۔ دریائے سندھ کے بالائی حصے پر پاکستان کا پہلا شہر سکردو واقع ہے جہاں 9000 فٹ کی بلندی پر دریائے شیاک (Shyok) اس کے ساتھ مل جاتا ہے جس کے تھوڑے فاصلے کے بعد دریائے شگار (Shigar) اس کے ساتھ مل جاتا ہے۔ سو میل مزید اسی سمت میں بہتے ہوئے نانگا پربت کے گرد چکر لگانے سے پہلے 5000 فٹ کی بلندی پر دریائے گلگت مل جاتا ہے آگے جا کر تربیلا کے نزدیک دربند کے نیچے 15000 فٹ کی بلندی پر مانسہرہ، ایبٹ آباد اور ہری پور کے علاقوں سے ایک چھوٹا دریا سیران (Siran) مل جاتا ہے تربیلا کے قریب دریائے سندھ کوہ ہندوکش کے سلسلے سے علیحدہ ہو جاتا ہے جہاں پر آبپاشی اور بجلی پیدا کرنے کی غرض سے ایک بہت بڑا ڈیم تعمیر کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل ڈیم کی فصل میں آئے گی۔ تربیلا سے آگے مغرب کا سب سے بڑا معاون دریا ''دریائے کابل'' آکر مل جاتا ہے۔ جس کے آبی ذرائع کوہ سفید، کوہ بابا اور ہندوکش کے پہاڑی سلسلے ہیں۔ اور وارسک کے نیچے اس کے ساتھ دریائے سوات مل جاتا ہے۔ اٹک سے پانچ میل نیچے اٹک اور مری (کے کچھ علاقوں) حسن ابدال اور راولپنڈی سے پانی لاتا ہوا ہیرو (Harrow) نامی دریا مل جاتا ہے آگے پنجاب میں جناح بیراج (کالاباغ) بیراج سے سات میل دریائے سوان مل جاتا ہے۔ جو راولپنڈی، جہلم اور اٹک سے پانی لا کر گرتا ہے جناح بیراج سے نیچے اس کے مشہور مغربی معاون دریا دریائے کرم، گومل اور ژوب آکر ملتے ہیں، سمندر تک آدھا راستہ رہ جانے پر تمام مشرقی معاون دریا بھی پنجند، جہلم، چناب، راوی، بیاس، اور ستلج بھی مل جاتے ہیں۔ (210)

دریائے جہلم:۔

یہ دریائے سندھ کا بڑا مشرقی معاون دریا ہے جو کہ جموں اور کشمیر کے صوبوں کو علیحدہ کرنے والے پیر پنجال کے مغربی علاقوں سے پانی لاتا ہے یہ پیر پنجال کے شمال مغربی طرف پر ایک چشمے سے نکلتا ہے اور دریائے سندھ کے متوازی سمت میں بہتا ہے یہ وادی کشمیر کے سیلاب زمینوں اور وادی کے شمال پر گلیشر سے پانی لاتا ہے۔ آگے یہ ڈل (Dal) اور بارہ مولا کے نزدیک ولر

(Wular) کے جھیلوں میں سے بہتے ہوئے اسی 80 میل لمبی گھاٹی میں سے اوسطاً تینتیس فٹ کے ڈھلوان پر گزرتا ہے مظفر آباد کے نزدیک ڈومیل کے مقام پر اس کے ساتھ اس کے بڑا معاون دریا کشان گنگا (نیلم) ملتا ہے جو کہ نانگا پربت کے مشرقی طرف واقع ہے اور برف اور گلیشیر سے ڈھکے ہوئے ہمالیہ کے سلسلے سے پانی لاتا ہے ڈومیل سے نیچے اس کا دوسرا بڑا معاون دریا کنہار، وادی کاغان سے پانی لاتا ہوا ملتا ہے۔ اس دریا کا ایک معاون جھیل "جھیل سیف الملوک" میں سے گزرتا ہوا اس سے جا ملتا ہے۔ ڈومیل سے منگلا تک نوے میل کے فاصلے میں کاسنی اور پونچھ کے دریا اس کے ساتھ ملتے ہیں کاسنی جہلم اور راولپنڈی سے اکثر مون سون کے بارشوں کا پانی لاتا ہے۔ جبکہ پونچھ پیر پنجال کے جنوبی اطراف سے پانی لاتا ہوا منگلا سے سات میل اوپر ٹانگروٹ (Tangrot) کے مقام پر جہلم سے مل جاتا ہے۔

اس کے علاوہ کچھ اور دریائیں خان نالہ، سکھتر، جبہ اور بہنا سیلاب کا پانی لاکر دریائے جہلم سے ملتے ہیں۔(211)

دریائے چناب:

اس کا آغاز بھارت کے صوبہ ہماچل پردیش (Himachal Pardesh) کے اضلاع کلو اور کانگرہ سے ہوتا ہے اس کے دو بڑے دریا چاندرہ اور بھاگا درہ برالکا (Baralka) کی مخالف طرف سے 16000 فٹ بلندی پر نکلتے ہیں۔ جو کہ جموں اور کشمیر ریاست میں ٹنڈی کے مقام پر تقریباً سطح سمندر سے 9090 فٹ کی بلندی پر آپس میں مل جاتے ہیں۔ یہ دریا 400 میل تک پہاڑی علاقوں میں سے گزرنے کے بعد اختر (Ahktar) کے میدانوں میں کھل جاتا ہے آخر کار ضلع سیالکوٹ کے گاؤں دیاواڑہ (Diawara) کے نزدیک پاکستان میں داخل ہو جاتا ہے صوبہ پنجاب کے سیلابی میدانوں میں 3398 میل کے فاصلے تک بہنے کے بعد تریمو (Trimu) کے مقام پر اس کے ساتھ دریائے جہلم مل جاتا ہے (208) آپس میں مل کر آگے جاتے ہوئے راوی ان کے ساتھ مل جاتا ہے۔ ستلج بھی پنجند سے اوپر مل جاتا ہے اور آخر کار پنجند سے چالیس میل نیچے مٹھن کوٹ (Mithankot) کے مقام پر دریائے سندھ سے جا ملتا ہے۔(212)

دریائے راوی:۔

اس کا آغاز بنگال کے نشیبی علاقے سے ہوتا ہے اور دھانلا ندار (Dhaniadar) کے جنوبی نشیبی علاقے سے پانی لاتا ہے بنگال سے نیچے دریائے راوی وادی چمبہ (Chamba) میں سے شمال مغربی سمت مین دھانلا دار (Dhaniadar) کے سلسلے کے متوازی بہتا ہے اور ہمالیہ سے بسیلی (Baseeli) کے مقام پر علیحدہ ہوتا ہے چونڈہ کے مقام پر یہ پٹھانکوٹ میں داخل ہوتا ہے اور بھارت اور جموں کشمیر میں تیئس (23) میل تک سرحد بنالیتا ہے ضلع گورداسپور سے گزرتے ہوئے یہ سیالکوٹ کے تحصیل شکر گڑھ میں داخل ہوتا ہے۔ شکر گڑھ میں داخل ہوتے ہی اس کے ساتھ دریائے اوجھ (ujh) مل جاتا ہے یہ مدھوپور (Mahhopur) سے

انتالیس (39) میل نیچے ہے۔ایک دوسرا دریا بسنتر نالہ (Basantar) جسر کے پل سے تھوڑا اوپر ملتا ہے۔جبکہ دریائے بین (Bein) جسر کے پل سے نیچے مدھوپور سے انسٹھ (69) میل کے فاصلے پر ملتا ہے۔اس کے علاوہ دیگ (Degh) نالہ اور ہدیاڑہ (Hudiara) بھی اس کے ساتھ مل جاتے ہیں۔(213)

دریائے بیاس:۔

یہ پنجاب کے دریاؤں میں سب سے کم لمبائی رکھتا ہے جو کہ تقریباً 247 میل ہے اٹھارویں صدی میں یہ ہرائیک (Harike) کے مقام پر ستلج سے ملا جبکہ بنیادی طور پر یہ پنجند اور چناب کو ملایا کرتا تھا(214)

دریائے ستلج:۔

یہ بھی دریائے سندھ کے منبع کے نزدیک مغربی تبت میں کیلاس(Kailas) پہاڑی سلسلے سے شروع ہوجاتا ہے یہ پنجال اور سوالک(Siwalik) کے پہاڑوں میں سے بہتا ہوا بھارتی پنجاب کے میدانوں میں داخل ہوتا ہے اس کی لمبائی تقریباً964 میل ہے اس کے معاون دریا سپاتی(Spati)، گمبھر نالہ (Gambhar)، سوان نالہ، سرسہ نالہ سفید بین(White bein) سیاہ بین ،دریائے بیاس اور روہی نالہ ہیں۔(215)

ڈیم:۔

ورسک ڈیم:۔

یہ ڈیم دریائے کابل پر پشاور کے شمال مغرب میں تقریباً انیس (19) میل ورسک کے مقام پر 1940 میں بنایا گیا ہے اس میں تقریباً125300 ایکڑ فٹ پانی (Live storage) ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے اور مجموعی طور پر (Gross Storage)،136000 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔

ڈیم کی لمبائی 460 فٹ اور اونچائی 250 فٹ ہیں اس کی سطح سمندر سے بلندی 1200 فٹ ہیں اس کی سپل وے 40 فٹ کے 9 دروازوں پر مشتمل ہے۔آبپاشی کے سرنگ کی لمبائی ساڑھے تین میل اور قطر دس(۱۰) فٹ ہے جس مین پانچ سو کیوسک پانی گزرنے کی گنجائش ہے تالاب کی لمبائی 26 میل ہے بجلی پیدا کرنے والے پانی کے سرنگ کا قطر 39 فٹ ہے جس میں 24000 کیوسک پانی گزرنے کی گنجائش ہے اس میں بجلی کی چھ اکائیاں (units) ہیں جو کہ 40000 کلوواٹ بجلی پیدا کرتی ہے۔(216)

تربیلا ڈیم:۔

یہ دریائے سندھ پر تربیلا کے مقام پر بنایا گیا ہے اس کی تعمیر ۱۹۶۸ء میں شروع ہوئی اور جولائی ۱۹۷۶ء میں مکمل ہوئی یہ ۴۸۵ فٹ اونچا ہے جس میں مجموعی طور پر (Gross Storage)۔ 11.1 maf پانی ذخیرہ ہوسکتا ہے۔ اور 9.3 maf(live (Storage انی ذخیرہ ہوسکتا ہے۔اس میں آبپاشی اور بجلی کے لیے پانی کے دو دو راستے ہیں ہر سرنگ کا ۴۵ فٹ قطر اور ۲۴۰۰ فٹ لمبائی ہے۔ایک پانچواں سرنگ بھی آبپاشی کے لیے بنایا گیا ہے ڈیم کے بائیں جانب دو (Spillway) ہیں ایک عام استعمال کے لیے اور ایک معاون استعمال کے لئے ،اصل سپل وے کے ۵۰ فٹ چوڑے اور ۵۰ فٹ اونچے دروازے ہیں۔اس میں پانی کے اخراج کی ۶۵۰،۰۰۰ کیوسک گنجائش ہے جبکہ معاون سپل وے میں سے ۸۴۰،۰۰۰ کیوسک پانی گزرنے کی گنجائش ہے۔(217)

خان ڈیم:۔

یہ صوبہ سرحد میں دریائے ہارو (Harrow) اور اس کے معاون نیلن کاس (Nilankas) کے سنگھم پر بنایا گیا ہے جو کہ ہری پور روڈ پر ٹیکسلا سے آٹھ میل شمال کی طرف واقع ہے اس کی تعمیر ۱۹۶۸ء میں شروع ہو کر ۱۹۸۳ء میں مکمل ہوئی ۔ یہ ڈیم ۱۶۷ فٹ اونچا ہے جس میں ۱۱۰۶۰۰۰ ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے یہ ۱۱۰ کیوسک پانی صوبہ سرحد اور ۸۷ کیوسک پانی پنجاب کو آبپاشی کے لیے مہیا کرے گا جبکہ ۳۳ ملین گیلن اسلام آباد کو ۳۷.۶۹ ملین گیلن راولپنڈی کو اور ۲۸.۵ ملین گیلن ٹیکسلا انڈسٹریل کمپلیکس کو کرے گا۔(218)

ٹنڈا ڈیم:۔

یہ ڈیم صوبہ سرحد میں کوہاٹ سے چار میل مغرب کی طرف بنایا گیا ہے۔ یہ ۱۱۵ فٹ اونچا، ۲۲۰۰ فٹ لمبا ہے اس کی چوٹی ۳۰ فٹ جبکہ تہہ ۸۱۵ فٹ چوڑی ہے اس میں ۱۷۸۰۰۰ ایکڑ فٹ پانی جمع کرنے کی گنجائش ہے جو کہ سیلاب کے وقت کوہاٹ توئی (Toi) کا فالتو پانی اپنے اندر سمو لیتا ہے۔ درج بالا پانی میں سے ۶۴۰۰۰ فٹ ایکڑ پانی آبپاشی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے اور ۱۱۴۰۰۰ ایکڑ فٹ مردہ پانی (Dead Water) نہیں ،اس پر ۱۴ دروازوں پر مشتمل ۴۸۴ فٹ لمبا بیراج بنایا گیا ہے۔جس میں سے ۸۰،۰۰۰ کیوسک پانی کے اخراج کی گنجائش ہے۔(219)

گومل زام پراجیکٹ:۔

یہ جنوبی وزیرستان میں سیلاب کا پانی جمع کرنے کے لیے بنانے کا منصوبہ ہے جو کہ ۴۵۰ فٹ اونچا ہوگا اور اس میں ۱.۲۷ ملین ایکڑ فٹ پانی کی گنجائش ہوگی، چار میل لمبے سرنگ سے پانی جا کر بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوگا جو کہ آگے دوسرے ڈیم مین جمع ہو کر ۱۱۰۰،۰۰۰ ایکٹر زمین کی سیرابی کے لیے استعمال ہوگا۔(220)

منگلا ڈیم:۔

یہ دریائے جہلم پر منگلا کے مقام پر بنایا گیا ہے اس کی تعمیر ۱۹۶۰ء میں شروع ہوئی۔ اس کی اونچائی ۳۴۰ فٹ اور چوٹی کی لمبائی ۱۱۰۰۰ فٹ ہے سطح سمندر سے بلندی ۱۲۳۴ فٹ ہے اس میں مجموعی طور پر ۵.۵۵ (Gross Storage) ملین ایکڑ فٹ پانی ہوسکتا ہے (Live Storage) ۵۵.۴ ملین ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ ہوسکتا ہے اس کے دائیں جانب دو سپل وے (Spilway) ہیں۔ بڑا سپل وے عام حالات میں ۹۰۰،۰۰۰ کیوسک پانی گزار سکتا ہے جس کے ۳۶ فٹ چوڑے اور ۴۰ فٹ اونچے نو دروازے ہیں دوسرا حادثاتی سپل وے بغیر (Regulatar) کے ہے، جس میں ۲۱۲۰۰۰ کیوسک پانی گزر سکتا ہے، بائیں جانب بجلی پیدا کرنے کے لیے پانی گزرنے کا سرنگ ہے۔ جس کا پانی ۱۵۰۰۰ فٹ لمبی، ۲۷ فٹ گہری اور ۱۰۰ فٹ چوڑی نہر میں لایا جاتا ہے جس میں ۴۰،۰۰۰ کیوسک پانی گزرنے کی گنجائش ہے۔ پانی کے تالاب کی لمبائی ۴۰ میل ہے جو کہ اصل دریا اور کاسنی کے علاوہ خاد، پونچھ تک بھی پھیلا ہوا ہے۔ (221)

راول ڈیم:۔

اس ڈیم کی تعمیر کورنگ نالہ پر ۱۹۶۰ء میں شروع ہو کر ۱۹۶۱ء میں مکمل ہوئی جو کہ راولپنڈی سے ۹ میل دور ہے۔ یہ ۷۰۰ فٹ لمبا اور دریا کی تہہ سے ۱۰۰ فٹ اونچا ہے اس مین ۴۷۵۰۰ ایکٹر فٹ پانی ذخیرہ ہوسکتا ہے۔ اس کے دائیں جانب پانی باہر لے جانے کے لیے راستے ہیں جن میں سے ۱۱۲ کیوسک شہری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے جاتا ہے اور ۳۲ کیوسک آبپاشی کے لیے۔ اس کے علاوہ اور چھوٹے ڈیم مثلاً نیمل (Namel) ڈیم اور سملی ڈیم بھی پنجاب میں بنائے گئے ہیں۔ (222)

ہب ڈیم:۔

آبنوشی اور آبپاشی کا یہ منصوبہ جون ۱۹۸۰ء میں مکمل ہوا جو کہ کراچی سے ۳۵ میل شمال کی طرف واقع ہے۔ اس مین ۸۵۷۰۰۰ ایکٹر فٹ پانی (Gross Stroge) کی گنجائش اور ۷۶۰،۰۰۰ ایکڑ فٹ (Live Storage) کی گنجائش ہے۔ اس کے دائیں جانب سپل وے ہے جس میں سے ۴۷۱۵۰۰ کیوسک پانی کے اخراج کی گنجائش ہے اس سے ۲۰۰ کیوسک والی نہر کے ذریعے کراچی کو روزانہ ۸۹ ملین گیلن آبنوشی کے لیے اور ۱۱۰۰۰ ایکڑ زمین کی سیرابی کے لیے مہیا ہوتا ہے۔ (220) اور روزانہ ۱۵ ملین گیلن آبنوشی کے لیے اور ۱۲۱،۰۰۰ ایکڑ زمین کی سیرابی کے لیے ضلع لسبیلہ کو مہیا ہوتا ہے اس کا سپل وے ۶۰۲۰ فٹ لمبا ہے جو کہ ۵۰۰۰۰ کیوسک فٹ پانی فی سیکنڈ گزرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے اس کے علاوہ بلوچستان مین دوسرے چھوٹے ڈیم ولی تنگی، ناری بولان خوشدل خان اوسپین کاریز موجود ہیں (223)

مجوزہ کالا باغ ڈیم:۔

کالاباغ ڈیم کی تعمیر دریائے سندھ پر تربیلا سے ۱۱۸ میل نیچے اور جناح بیراج سے ۱۴ میل اوپر تجویز کی گئی ہے۔ شروع میں

اس ڈیم کی اونچائی دریا کی تہہ سے ۲۶۵ فٹ، چوٹی کی چوڑائی ۵۰ فٹ اور لمبائی ۴۱۵۰ فٹ رکھی گئی ہے جس میں مجموعی طور پر (Gross Storage)۹.۳۷۵ملین ایکڑفٹ تھی اور (Live storage)۷.۷۱ملین ایکڑفٹ تھی۔اس کا تالاب ۲۱۸۹ مربع میل پر مشتمل ہوگا لیکن صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ کے خدشات کی بنیاد پر اس میں تبدیلی لائی گئی اور اس کی اونچائی کم کرکے ۲۶۰ فٹ کرلی جس کے نتیجے میں (Gross Storage) کم ہوکر ۶.۷۹ملین ایکڑفٹ اور (Live Storage)۶.۱ملین ایکڑفٹ ہوگئی۔ڈیم کے ساتھ ایک معاون ڈیم بھی ہوگا جس کی لمبائی ۴۹۰۰فٹ اور اونچائی ۱۰۰فٹ ہوگی۔

ڈیم کے دائیں جانب سیلابی پانی کے اخراج کے لیے دو سپل وے بنائے جائینگے۔جن میں سے مجموعی طور پر ۲ملین کیوسک پانی اخراج کی گنجائش ہوگی۔جبکہ معاون سپل وے میں سے پانی کے اخراج کی گنجائش ۱۴۰،۰۰۰ کیوسک ہوگی۔تالاب بھرجانے کی صورت میں پانی کے اخراج کے لیے ۵۰ فٹ چوڑی ۲۵فٹ گہری ۳۳ موری ہوں گی اس کے بائیں جانب ایک پاور ہاؤس بھی بنائے جائے گا۔جس کے لیے ۳۶ فٹ قطر کے ۱۲ سرنگ ہوں گے جس کی پیداوار ۳۶۰۰ میگاواٹ بجلی ہوگی اس ڈیم کے لیے ۱۳۵۰۰۰ ایکڑ زمین درکار ہوگی جوکہ ۱۲۷۵۰۰ ایکڑ تو مستقل طور پر ڈیم کے نیچے آجائے گی۔اس زمین میں سے ۱۲۲۵۰۰ ایکڑ پنجاب کی ہوگی جبکہ ۱۳۰۰۰ ایکڑ سرحد کی ہوگی۔(224)

بیراج:۔

جناح بیراج:۔

یہ دریائے سندھ پر صوبہ پنجاب مین تربیلا سے ۱۳۲ میل نیچے بنایا گیا ہے جس مین ۹۵۰،۰۰۰ کیوسک پانی گزرنے کا راستہ ہے اسے کالاباغ بیراج بھی کہتے ہیں۔(225)

چشمہ بیراج:۔

یہ صوبہ پنجاب میں دریائے سندھ پر جناح بیراج سے ۳۲ نیچے چشمہ نامی گاؤں کے قریب بنایا گیا ہے یہ ۳۵۳۲ فٹ لمبا ہے اور اس میں بھی ۹۵۰،۰۰۰ کیوسک پانی گزرنے کا راستہ ہے اس کے ۵۲ دروازے ہیں ۱۱ بند کے نیچے والے دروازے ہیں جوکہ ۶۰ فٹ چوڑے ہیں۔

تونسہ بیراج:۔

یہ سندھ پر صوبہ پنجاب میں تونسہ کے مقام پر بنایا گیا ہے اس میں ۷۵۰،۰۰۰ کیوسک پانی گزرنے کا راستہ ہے۔(226)

مرالہ بیراج:۔

یہ بیراج دریائے چناب اور توی کے سنگھم پر واقع ہے۔ جو کہ بالائی چناب کنال کو ۱۶۵۰۰ کیوسک پانی مہیا کرتا ہے اصل میں یہ بیلو کی ہیڈ ورکس کو پانی مہیا کرنے والی نہر تھی۔ اس کی لمبائی ۴۴۷۲.۵۵ فٹ اور چوڑائی ۶۰ فٹ ہے اس کے ۶۰ دروازوں میں سے ۱۱۰۰،۰۰۰ کیوسک پانی کے اخراج کی گنجائش ہے جن میں ۱۰ بند کے نیچے والے ہیں۔ بالائی چناب نہر کو پانی دینے کے لیے ۴۰ فٹ چوڑے دروازے اور اتنی ہی چوڑائی والے ۸ دروازے مرالہ راوی کنال کو پانی دینے کے لیے ہیں۔ (227)

خانکی بیراج:۔

یہ زیریں چناب کنال کو پانی دیتا ہے۔

قادر آباد بیراج:۔

یہ بیراج دریائے چناب پر خانکی بیراج سے ۲۰ میل نیچے بنایا گیا ہے یہ ۳۳۷۳ فٹ لمبا ہے۔ یہ رسول قادر آباد لنک سے پانی وصول کرتا ہے۔ اس میں ۶۰ فٹ چوڑے ۴۵ فٹ دروازے ہیں۔ اس میں سے ۹۰۰۰۰۰ کیوسک سیلابی پانی گزرنے کی گنجائش ہے جن میں سے ۵ بند کے نیچے والے دروازے ہیں۔ (228)

رسول بیراج:۔

یہ دریائے جہلم پر منگلا ڈیم سے ۴۵ میل نیچے رسول کے مقام پر بنایا گیا ہے۔ یہ ۳۲۰۹ فٹ لمبا ہے اور ۲۸۰۰ فٹ پانی کے گزرنے کے لیے راستہ ہے اس میں ۶۰ فٹ چوڑے ۴۲ دروازے ہین جس میں سے ۸۵۰،۰۰۰ کیوسک پانی کا اخراج ہوسکتا ہے۔ بائیں جانب کی دو نہریں رسول قادر آباد لنک کو ۱۹۰۰۰ کیوسک پانی دیتا ہے۔ (229)

سینڈھنی بیراج:۔

یہ بیراج ۱۲۱۷ فٹ چوڑا ہے۔ جس مین ۱۵۰،۰۰۰ کیوسک پانی گزرنے کے لیے ۶۰۰ فٹ کا راستہ ہے اس میں ۴۰ فٹ چوڑے ۱۵ دروازے ہیں۔ جن میں سے چار بند کے نیچے ہیں۔ ۱۰ دروازے ۱۰۱۰۰ کیوسک پانی سیڈھنی میلسی لنک کنال کو اور ۴ دروازے ۴۰۰۵ کیوسک پانی سیڈھنی فیڈر کنال کو دینے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ (230)

تریمو بیراج:۔

یہ دریائے جہلم اور چناب کے سنگھم تریمو پر بنایا گیا ہے جس میں سے مجموعی اخراج کی گنجائش ۶۴۵۰۰۰ کیوسک ہے یہ حویلی جوڑ رنگ پور کنال اور تریمو سیڈھنی جوڑ کو پانی دیتا ہے (231)

پنجند بیراج:۔

اس سے پنجند اور عباسیہ کی نہریں نکلتی ہیں۔ان کے علاوہ راوی پر بیلوکی بیراج اور ستلج پر فیروز پور، سلیمانکی اسلام اور میلسی بیراج بنائے گئے ہیں(232)

گدو بیراج:۔

یہ دریائے سندھ پر گدو کے مقام پر بنایا گیا ہے جس میں ۹۰۰،۰۰۰ کیوسک پانی کا اخراج ہوسکتا ہے۔(233)

سکھر بیراج:۔

یہ صوبہ سندھ میں سکھر کے مقام پر ۱۹۳۰ء میں بنایا گیا اس میں ۶۰ فٹ کے ۶۶ دروازے ہین جن میں سے ۱،۵۰۰،۰۰۰ کیوسک پانی گزر سکتا ہے۔اس میں ۹۲۵۵.۷ملین ایکڑ زمین کے لیے ۷ نہریں نکال گئی ہیں(234)

کوٹھڑی بیراج:۔

یہ بھی صوبہ سندھ میں دریائے سندھ پر ۱۹۵۵ء میں بنایا گیا ہے۔اس مین چار نہریں تقریباً ۳۳.۳ ملین ایکڑ زمین کی سیرابی کے لیے نکالی گئی ہیں اس مین سے ۹۰۰،۰۰۰ کیوسک پانی گزرنے کی گنجائش ہے(235)

نہریں:۔

دریائے سوات سے:۔

(۱)(بالائی سوات)

یہ نہر امانذرا(Amandara) ہیڈورکس سے ۱۹۱۵ء میں نکالی گئی ہے۔جس میں ۱۸۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے۔اس نہر کا(Gross Commanded)علاقہ ۱۳۱۹۰۰۰ ایکڑ اور(Culturable Commanded)علاقہ ۱۲۷۶۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف اور ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۳۲۸۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۲)زیریں سوات:۔

یہ نہر منڈا(Munda) میں ۱۸۹۰ء میں نکالی گئی، اس میں ۸۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا (Gross Commanded)علاقہ ۱۴۶۶۰۰۰ ایکڑ اور(Culturable Commanded)علاقہ ۱۴۱۰،۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف اور ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۱۶۰۰۰ ایکڑ ہے۔

دریائے کابل پر نہریں:۔

(۱)لیفٹ بینک کنال:۔

یہ نہر ورسک پر ۱۹۶۲ء میں نکالی گئی ہے اس میں ۴۵ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس نہر کا (Gross commanded)علاقہ ۱۱۳۰۰۰ ایکڑ اور(Culturable Commanded)علاقہ ۱۱۱۰۰۰ ایکڑ ہے(236)

رائٹ بینک کنال:۔

یہ نہر بھی ورسک سے ۱۹۶۲ء میں نکالی گئی ہے اس میں ۴۵۵ء کیوسک پانی کی گنجائش ہے۔ اس کا (Gross Commanded)علاقہ ۱۱۲۵۰۰۰ ایکڑ اور Culture Commanded علاقہ ۱۰۸۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۳)دریائے کابل:۔

یہ ۱۸۹۰ء سے زیر استعمال ہے جس میں ۴۵۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا (Gross Commanded)علاقہ ۱۹۲۰۰۰ ایکڑ اور(Culturable Commanded)علاقہ ۱۷۷۰۰۰ ایکڑ ہے۔ جبکہ خریف اور ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۶۸۰۰۰ ایکڑ ہے۔

اسی طرح وادی پشاور کا کل نہری پانی ۳۵۵۰ کیوسک ہے جس کا Gross Commanded علاقہ ۱۶۹۶۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۶۰۶۰۰۰ ہے جبکہ مجموعی خریف و ربیع کی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۸۴۰۰۰ ایکڑ ہے۔(237)

چشمہ رائٹ بینک کینال:۔

یہ دریائے سندھ سے چشمہ بیراج پر لی گئی ہے جو کہ ۱۹۷۹ء میں شروع ہو کر ۱۹۸۴ء میں تقریباً مکمل ہوئی۔ یہ دریائے سندھ کے دائیں کنارے اور کوہ سلیمان کے سلسلے کے درمیان علاقے ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈیرہ غازی خان کو سیراب کرتی ہے(238)

شمالی زون۔ دریائے سندھ کا میدانی علاقہ۔

دریائے جہلم کی نہریں:۔

(۱)بالائی جہلم نہر:۔

یہ منگلا ڈیم سے ۱۹۱۵ء میں نکالی گئی ہے۔ اس میں ۱۹۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۵۸۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۵۴۱۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۳۹۰۰ ایکڑ ہے۔

(۲)زیریں جہلم:۔

یہ رسول ہیڈ ورکس سے ۱۹۰۱ء میں نکالی گئی ہے اس میں ۵۳۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۲۲۰۲۰۰۰ یکڑ Culturable Commanded علاقہ ۱۱۴۹۹۰۰۰ یکڑ ہے جبکہ ربیع وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۱۳۹۰،۰۰۰ یکڑ ہے۔

دریائے چناب کی نہریں:۔

(۱)مرالہ راوی لنک:۔

یہ ۱۹۵۶ء میں مرالہ ہیڈورکس سے نکالی گئی ہے جس میں ۲۰۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۷۹۰۰۰ یکڑاور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۶۰،۰۰۰ یکڑ ہے جبکہ خریف وربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۱۴۶۰۰۰ یکڑ ہے۔

(۲)بالائی چناب:۔

یہ ۱۹۱۲ء میں مرالہ سے نکالی گئی ہے جس میں ۴۱۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۵۱۱۰۰۰ یکڑاور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۴۴۵۰۰۰ یکڑ ہے خریف وربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۸۹۰،۰۰۰ یکڑ ہے۔(239)

(3)زیریں چناب:۔

یہ ۱۹۸۲ء میں خانکی ہیڈ ورکس سے نکالی گئی ہے۔ جس میں ۱۵۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۳۷۰۳۰۰۰ یکڑاور Culturable Commanded علاقہ ۱۲۹۸۷۰۰۰ یکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۳۰۷۸۰۰۰ یکڑ ہے۔

(۴)رنگ پور:۔

یہ نہر ۱۹۳۹ء میں تریمو سے نکالی گئی ہے۔جس میں ۲۷۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۳۸۰۰۰۰ یکڑاور Culturable Commanded علاقہ ۱۳۴۷۰۰۰ یکڑ ہے جبکہ خریف وربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۲۳۱۰۰۰ یکڑ ہے۔

(۵)حویلی سیدھنی:۔

یہ ۱۹۳۹ء میں ٹریمو سے نکالی گئی ہے اس میں ۵۲۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۱۲۳،۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۰۱۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۱۰۸۵۰۰۰ ایکڑ ہے۔(240)

دریائے راوی پر نہریں:۔

(۱) مرکزی باری دواب:۔ Central Bari Doab

یہ ۱۸۵۹ء میں مندھو پور ہیڈ ورکس سے نکالی گئی ہے اس میں ۲۶۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۷۰۴۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۶۴۲۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۷۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۲) زیریں باری دواب:۔

یہ ۱۹۱۳ء میں بلوکی ہیڈ ورکس سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۷۰۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۸۲۲۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۴۶۰،۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۱۶۳۸۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۳) سیدھنی:۔

یہ ۱۸۸۷ء میں سیدھنی سے نکالی گئی ہے اس میں ۴۵۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے۔جبکہ باقی معلومات اور حویلی کے ساتھ شامل ہے۔

دریائے ستلج کی نہریں:۔

(۱) دیپالپور:۔

یہ ۱۹۲۸ء میں فیروز پور ہیڈ ورکس سے نکالی گئی ہے اس میں ۶۱۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۰۴۳۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۹۸۳۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۷۷۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۲) پاک پتن:۔

یہ ۱۹۲۷ء میں سلیمانکی سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۶۶۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross

Commanded علاقہ ۱۱۳۹۶۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۲۶۱۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۱۰۶۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔(241)

(۴)فوردواہ:۔

یہ بھی ۱۹۲۷ء میں سلیمانکی سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۳۴۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۴۶۵۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۳۶۵۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۲۶۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۵)مشرقی صدیقیہ:۔

یہ ۱۹۲۶ء میں سلیمانکی سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۴۹۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۱۳۴۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۹۳۷۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف وربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۷۸۴۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۵)میلسی:۔

یہ ۱۹۲۸ء میں اسلام ہیڈورکس سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۴۹۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۷۵۱۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۶۸۸۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۰۲۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۶)قائم پور:۔

یہ بھی ۱۹۲۷ء میں اسلام ہیڈورکس سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۶۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۴۵۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۴۲۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف وربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۲۹۰۰۰ ایکڑ ہے۔(242)

(۷)بہاول:۔

یہ ۱۹۲۷ء میں اسلام ہیڈورکس سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۵۴۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۷۹۱۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۶۴۸۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف وربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۴۷۶۰۰۰ ایکڑ ہے۔

دریائے پنجند پر نہریں:۔

(۱) پنجند:۔

یہ ۱۹۲۹ء میں پنجند ہیڈورکس سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۹۰۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۵۰۵۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۳۳۹۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۱۱۳۹۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۲) عباسیہ:۔

یہ ۱۹۲۹ء میں پنجند ہیڈورکس سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۱۱۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۳۱۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۱۰۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۸۹۰۰۰ ایکڑ ہے۔

دریائے سندھ پر دوسری نہریں:۔

(۱) تھل:۔

یہ ۱۹۴۷ء میں جناح ہیڈورکس سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۱۰۰۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۸۵۵۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۴۷۳۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۷۴۹۰۰۰ ایکڑ ہے۔(243)

(۲) پہاڑ پور:۔

یہ ۱۹۰۹ء میں جناح ہیڈورکس سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۵۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۰۲۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۰۰،۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۶۵۰۰۰ ایکڑ ہے۔(244)

(۳) ڈی جی خان:۔

یہ ۱۹۵۸ء میں تونسہ سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۸۸۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۷۳۰۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۷۲۹،۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۳۷۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۴) مظفر گڑھ:۔

یہ ۱۹۵۸ء میں تونسہ سے نکالی گئی ہے۔اس میں ۷۳۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۷۲۱۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۷۱۴۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف و ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۴۳۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔

اس طرح شمالی زون کا کل پانی ۱۱۰۹۰۰ کیوسک ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۲۲۹۵۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۹۵۴۱۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۹۹۷۰۰۰ ایکڑ ہے۔

دریائے سندھ کا میدانی علاقہ۔جنوبی زون

(۱) پاٹ Pat:۔

یہ نہر ۱۹۶۲ء میں پاٹ سے لی گئی ہے جس میں ۸۳۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے۔ اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۷۶۶۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۷۱۲۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۲) صحرائی نہر:۔

یہ بھی ۱۹۶۲ء میں پاٹ سے لی گئی ہے جو کہ ۱۲۹۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش رکھتی ہے۔ اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۴۷۹۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۴۲۰،۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۳۰،۹۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۳) بیگاری سندھ:۔

یہ ۱۹۶۲ء میں گدو سے لی گئی ہے۔جو کہ ۱۵۵۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش رکھتی ہے۔اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۹۰۱۹۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۸۹۰،۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۸۴۵۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۳) گھوٹکی:۔

یہ ۱۹۶۲ء میں گدو سے لی گئی ہے۔جو کہ ۸۵۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش رکھتی ہے۔اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۰۰۴۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۹۹۵۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے

والی زمین ۱۲۶۸۰۰۰ ایکڑ ہے۔

اس طرح اس علاقے کا کل پانی ۴۵۲۰۰ کیوسک ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۳۲۶۸۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۳۰۱۷۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۶۱۷۰۰۰ ایکڑ ہے۔(245)

دریائے سندھ

(۱) شمالی مغربی نہر:۔

یہ ۱۹۳۲ء میں سکھر سے لی گئی ہے۔ اس میں ۵۱۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۹۴۶۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۹۲۸۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۹۶۷،۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۲) رائس:۔

یہ ۱۸۳۲ء میں سکھر سے نکالی گئی ہے۔۔ اس میں ۱۰۲۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۵۳۷۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۵۲۰،۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۷۰،۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۳) دادو:۔

یہ ۱۹۳۲ء میں سکھر سے نکالی گئی ہے۔۔ اس میں ۳۲۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۵۹۳۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۵۴۹۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۳۶۰،۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۴) خیر پور مغربی:۔

یہ ۱۹۳۲ء میں سکھر سے نکالی گئی ہے۔۔ اس میں ۱۹۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۳۲۳۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۳۰۴۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع و خریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۲۵۷۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۵) روہڑی:۔

یہ۱۹۳۲ء میں سکھر سے نکالی گئی ہے۔۔اس میں ۱۱۲۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۲۶۱۴۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۲۶۰۴۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۱۸۵۵۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۶) خیر پور مشرقی:۔

یہ۱۹۳۲ء میں سکھر سے نکالی گئی ہے۔۔اس میں ۲۷۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۵۳۱۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۳۳۵۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۳۳۴۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۷) مشرقی نارا:۔

یہ۱۹۳۲ء میں سکھر سے نکالی گئی ہے۔۔ اس میں ۱۳۴۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۲۳۸۱۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۲۲۲۷۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۱۳۰۸۰۰۰ ایکڑ ہے۔

اس طرح اس علاقہ کا کل پانی ۴۷۷۰۰ کیوسک ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۷۹۲۵۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۷۴۷۷۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۳۰۱۰۰۰ ایکڑ ہے۔(246)

دریائے سندھ پر کوٹڑی سے نہریں:۔

(۱) پنیاری:۔

یہ ۱۹۵۵ء میں کوٹڑی ہیڈ ورکس سے نکالی گئی ہے اس میں ۱۴۴۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۸۰۲۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۷۸۶۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۲۳۲۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۲) فلیلی (Fuleli)

یہ ۱۹۵۵ء میں کوٹڑی ہیڈ ورکس سے نکالی گئی ہے اس میں ۱۳۸۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross

Commanded علاقہ ۱۱۰۶۵۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۹۲۹۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۴۵۷۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۳)لائنڈ چینل:۔

یہ ۱۹۵۵ء میں کوٹھڑی ہیڈ ورکس سے نکالی گئی ہے اس میں ۴۱۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۶۷۵۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded علاقہ ۱۴۸۷۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۵۹۰۰۰ ایکڑ ہے۔

(۴)کلری بغار (Kalri Baghar)

یہ ۱۹۵۵ء میں کوٹھڑی سے نکالی گئی ہے اس میں ۹۰۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۷۳۳۰۰۰ ایکڑ اور Culturable Commanded ۱۶۰۴۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ ربیع وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۲۸۰۶۰۰۰ ایکڑ ہے۔

اس طرح اس علاقے کا کل پانی ۴۱۳۰۰ کیوسک ہے،اس کا Gross Commanded علاقہ ۱۱۴۳۶۸۰۰۰ ایکڑ اور

Culturable Commanded علاقہ ۱۱۲۸۰۶۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف وربیع کی مجموعی سیراب وخریف کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۸۹۱۰۰۰ ایکڑ ہے۔

پورے جنوبی زون کا کل پانی ۳۴۲۰۰ کیوسک بنتا ہے۔اسکا Gross Commanded علاقہ ۱۱۴۳۶۸۰۰۰ ایکڑ ہے اور Culturable Commanded علاقہ ۱۱۳۳۰۰۰۰۰ ایکڑ ہے جبکہ خریف اور ربیع کی مجموعی سیراب ہونے والی زمین ۱۷۶۱۴۰۰۰ ایکڑ ہے۔(247)

لنک کینالز (link Canals)

تقسیم ہند کے آٹھ مہینوں کے بعد بھارت نے مشرقی دریاؤں سے پاکستانی نہروں میں آنے والا پانی بند کردیا۔جس کی وجہ سے آٹھ ملین ایکڑ زمین متاثر ہوگئی۔بارہ سالہ طویل گفت وشنید کے بعد عالمی بینک کے زیر اہتمام ۱۹۶۰ء میں ایک معاہدہ طے پا گیا جسے ''(Indus Water Treaty) کہتے ہیں۔جو سندھ اور اس کے پانچ دریاؤں کے پانی کی تقسیم کے بارے میں ہے۔اس معاہدے کے مطابق دریا راوی، ستلج اور بیاس کا پانی بھارت اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر سکے گا جبکہ دریائے سندھ، چناب اور جہلم کا پانی پاکستان اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر سکے گا۔(248)

اس کے نتیجے میں درج بالا مشرقی دریاؤں پر منحصر نہروں کو پانی مہیا کرنے کے لیے متبادل انتظام یہ کیا گیا کہ لنک کینال بنائی جائیں جن کا کام تین مغربی دریاؤں (سندھ، جہلم اور چناب) کا پانی مشرقی دریاؤں پر منحصر نہروں کو منتقل کرنا ہو۔ ان نہروں کے نام اور کچھ تفصیل یہ ہے۔

(۱) ٹریموسیدھنی لنک:

اس کی لمبائی ۴۴ میل ہے جس میں ۱۱۰۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے یہ حویلی نہر کے متوازی جاتے ہوئے سیدھنی بیراج پر راوی میں گرتی ہے۔

(۲) سیدھنی میلسی لنک نہر: یہ ۶۲ میل لمبی ہے جس میں ۴۰۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے۔

(۳) میلسی بہاول لنک:۔

یہ ۱۰ میل لمبی ہے اس میں ۳۹۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے۔(249)

(۴) رسول قادر آباد لنک:۔

یہ رسول پر نئے بیراج سے شروع ہوئی ہے۔ اس کی لمبائی ۲۹ میل ہے اور اس میں ۱۹۰۰۰ کیوسک پانی کی گجائش ہے۔

(۵) قادر آباد بیلو کی لنک:۔

یہ ۸۳ میل لمبی ہے ۱۸ میل تک یہ ۳۳۵ فٹ چوڑی ہے جس میں ۱۸۶۰۰ کیوسک پانیکی گنجائش ہے آگے ۶۵ میل اس کی چوڑائی کم ہو کر ۳۰۰ فٹ ہوگئی ہے جس میں ۱۴۵۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے۔

(۶) بیلو کی سلیمانکی لنک:۔

یہ ۴۰ میل لمبی ہے جو کہ موجودہ سلیمانکی لنک سے پندرھویں میل پر لی گئی ہے یہ ۱۹۴ فٹ چوڑی ہے اور اس میں ۶۵۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے۔

(۷) تونسہ پنجند لنک:۔

یہ سندھ سے تونسہ کے مقام پر لی گئی ہے۔ جو کہ شیر شاہ بیراج سے ۱۶ میل اوپر چناب میں گرتی ہے اس کی لمبائی ۳۸ میل اور چوڑائی ۲۶۶ فٹ ہے۔ اس میں ۱۲۰۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے۔

(۷) چشمہ جہلم لنک:۔

یہ چشمہ بیراج سے لی گئی ہے جو کہ تھل ڈوب میں سے ۶۲ میل گزرتے ہوئے دریائے جہلم میں گرتی ہے، یہ ۳۶۲ فٹ چوڑی ہے اس میں ۲۱۷۰۰ کیوسک پانی کی گنجائش ہے (250)

1980-81 کے اعداد و شمار کے مطابق درج بالا نہروں کی لمبائی اور ان سے سیراب ہونے والی زمین بلحاظ صوبہ مندرجہ ذیل جدول سے ظاہر کی جاتی ہے۔

Province	Capacity of water in River	Length of Rivers	Gross Commmanded Area	Culturable Commanded Area	Total Watering of Kharif and Rabi
N.W.F.P	54033Cft/fSec	1500Meal	0.94Million Acre ft.	0.82Million Acre ft	3.28Million Acre ft
Punjab	119006-do-	22910-do-	23.29-do-	20.28-do-	55.22-do-
Sindh	125892-do-	12879-do-	14.06-do-	12.79-do-	48.9 -do-
Balochistan	299-do-	1649-do-	0.82-do-	0.74-do-	0.30 -do-
Total	258600-do-	38936-do-	39012-do-	34.63-do-	107.70 -do-

(251)

دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کے متعلق تین اور چار مارچ ۱۹۹۱ء کو چاروں صوبائی وزراء اعلیٰ کا ایک اجلاس ہوا جو ۱۶ مارچ ۱۹۹۱ء کو مندرجہ ذیل تقسیم پر متفق ہوئے۔

Province	Share of Water in Kharif	Share of Water in Rabi	Total
Punjab	37.07MillionAcre/ft	18.87Million Acre/ft	55.94-do-
Sindh	33.94-do-	14.82-do-	48.76-do-
N.W.F.P	03.48-do-	2.30-do-	5.78-do-
Balochistan	02.85-do-	1.02-do-	3.87-do-
Total	77.34-do-	37.01-do-	114.35-do-(252)

دریا کا باقی ماندہ پانی بشمول سیلاب اور مستقبل کے ذخیرہ جات صوبوں میں اس طرح تقسیم ہوگا پنجاب اور سندھ ۳۷ فیصد سرحد ۱۴ فیصد اور بلوچستان ۱۲ فیصد۔

جبکہ ۸۶-۱۹۸۵ء کے مطابق ٹیوب ویلوں سے صوبوں نے مندرجہ ذیل مقدار میں پانی حاصل کیا۔

صوبہ	کل حاصل شدہ پانی
پنجاب	28.73 ملین ایکڑ فٹ
سندھ اور بلوچستان	3.93 ملین ایکڑ فٹ
سرحد	0.425 ملین ایکڑ فٹ
کل	33.1 ملین ایکڑ فٹ (253)

جدید مالیاتی نظام کا اسلامی تصور
مجموعہ مقالات اسلام آباد فقہی سیمینار
منعقدہ ۱۵ مارچ ۲۰۰۲ء زیر اہتمام جامعۃ المرکز الاسلامی پاکستان
باہتمام: مجلس مشاورت المباحث الاسلامیہ

کتاب کے اہم ابواب:۔ شیئرز اور کمپنی کی شرعی حیثیت ☆ قسطوں پر خرید و فروخت کی شرعی حیثیت ☆ کمپنی بورڈ آف ڈائریکٹرز اور شیئر ہولڈرز کا باہمی رشتہ ☆ کرنسی نوٹ کی تین فقہی وضاحتیں ☆ نوٹ ثمن عرفی ہے نہ کہ سند حوالہ ☆ اسلامی بینکاری اور عملی تجاویز برائے غیر سودی بینکاری ☆ اسلامی بینکاری کے مسائل اور ان کے حل کی تجاویز ☆ اسلامی بینکاری عملی خاکہ اور تجاویز ☆ بلاسود بینکاری میں دشواریاں اور ان کا شرعی حل ☆ مرابحاتی کاروبار کی شرعی حیثیت ☆ اسلامی بینکاری میں کمپیوٹر کا استعمال اسلام میں مالیاتی نظام کے مختلف پہلو ☆ اسلام کے مالیاتی نظام کا خاکہ ☆ سفارشات۔ اور بہت کچھ

ہر گھر، لائبریری کی ضرورت۔ علماء طلباء کی اولین پسند
معیاری جلد، کمپیوٹر کمپوزنگ، اعلیٰ کاغذ
صفحات: 319 ھدیہ: 240 روپے